بسم اللہ الرحمان الرحیم

جناب خلیفہ خامس مرزا مسرور احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔

جناب خلیفہ خامس صاحب! امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ میری سزا سے متعلقہ یہ منسلکہ خط کیا آپکے حکم سے لکھا گیا ہے یا کہ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جرمنی کے سیکرٹری امور عامہ کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ کو کبھی خط نہیں لکھا تھا اور نہ ہی اب میرا ایسا کوئی ارادہ تھا۔لیکن نظام جماعت کے اس خط کے ملنے کے بعد میں نے سوچا کہ اس خط کا جواب لکھوں اور ساتھ ہی اس جواب کو آپکے علم میں بھی لاؤں۔ اس لیے کہ اس نظام جماعت نے آپ کو اندھیرے میں رکھا ہوا ہے اور یہ اصل بات آپ کو بھی نہیں بتاتے۔ بہرحال نظام جماعت کے اس خط کا مختصر جواب حاضر ہے تا کہ آپکو بھی پتہ چل جائے کہ اصل بات یا معاملہ کیا ہے؟

پہلی پیشی۔ ۲۰۰۴ء کے وسط میں کسی تاریخ کو ریجنل امیر ہمبرگ ظہور احمد، ریجنل امیر شیلیسوگ ہولسٹائن کو لمبس خاں اور مربی ہمبرگ منور احمد نے خاکسار کو بمعہ اہل وعیال بغرضِ تفتیش بیت الرشید میں بُلایا تھا۔ان تینوں نے مجھے کہا کہ آپکے ہم زلف عبدالغفار جنبہ نے دعویٰ کیا ہوا ہے؟ کیا آپکو اسکے دعویٰ کا علم ہے؟ میں نے انہیں جواباً کہا کہ ہاں مجھے علم ہے۔ پھر یہ تینوں کہنے لگے کہ ہم عبدالغفار جنبہ کو جھوٹا سمجھتے اور اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔کیا آپ بھی اُسے جھوٹا کہیں گے؟ میں نے انہیں کہا کہ کسی انسان کو جھوٹا کہنے والا میں کون ہوتا ہوں؟ یہ عبدالغفار جنبہ اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ اسے بہتر جانتا ہے۔ہاں اگر آپ اُسے جھوٹا سمجھتے ہیں تو پہلے اُسکے دوسوالوں کا جواب تو دیں۔ظہور احمد نے مجھے کہا کہ آپ عبدالغفار جنبہ کو ملتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا کہ میں اُسے ملتا ہوں اور میں اُسے کافی عرصہ سے جانتا ہوں۔ نہ اُس نے کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ میں نے اُس میں کوئی برائی دیکھی ہے۔ پھر میں اُسے کیسے چھوڑ دوں۔ آپ اُس کے دوسوالوں کا جواب تو دیں۔لیکن مجھے علم ہے کہ اِن کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اس وقت مربی منور احمد صاحب نے کچھ رَٹے رٹائے الفاظ میں خلیفہ ثانی کو مصلح موعود ثابت کرنے کے لیے کچھ تحریرات پڑھ کر سنائیں۔اس وقت تک میں نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی کتب نہیں پڑھی تھیں۔ میں صرف پیدائشی احمدی تھا اور مولویوں کی سُنی سنائی باتیں تھیں۔ان کی وجہ سے میں جلسہ سالانہ اور جماعتی اجلاسوں میں جاتا رہا اور سارے چندہ جات بھی دے رہا تھا لیکن۔۔۔

دوسری پیشی۔ ۱۷ جنوری ۲۰۰۶ء کو فضل الرحمٰن صاحب انور سیکرٹری امور عامہ ہمبرگ کی طرف سے مجھے ایک خط موصول ہوا۔اس خط میں مجھے ہدایت کی گئی تھی کہ خاکسار بمعہ اہل وعیال بروز ہفتہ بوقت دو (۲) بجے مسجد بیت الرشید میں تشریف لائیں۔اس وقت اِن سے کچھ سوالات پوچھنے کیلئے میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے کچھ اقتباسات نوٹ کیے ہوئے تھے۔ پھر خاکسار بمعہ اپنے بیٹے منور احمد صاحب کے مورخہ اکیس (۲۱) جنوری ۲۰۰۶ء کو بروز ہفتہ بوقت دو (۲) بجے بغرضِ تفتیش بیت الرشید میں گیا۔اس بار بُلانے والے بھی وہی دونوں سابقہ ریجنل امرا اور ہمبرگ کا نیا مربی ساجد نسیم تھا۔اِن کی معاونت کیلئے فضل الرحمٰن انور اور ناصر احمد باجوہ بھی وہاں موجود تھے۔ پھر ظہور احمد نے مجھ سے پوچھا کہ آپکا عبدالغفار جنبہ سے تعلق ہے۔ میں نے کہا بالکل تعلق ہے۔ پھر اُس نے مجھے کہا کہ آپکو پتہ ہے کہ اُس کا اخراج ہو چکا ہے۔ میں نے جواباً کہا کہ مجھے پتہ ہے۔ پھر ظہور احمد نے کہا کہ آپ نے اخراج کے بارے میں حضرت صاحب کا خطبہ سُنا ہے۔ میں نے کہا کہ سُنا ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ بلیوٹن میں جو لکھا ہے وہ پڑھا ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ آپ جو بات مجھے کہنا چاہتے ہیں وہ مجھے بتائیں۔ظہور احمد نے کہا کہ آپ عبدالغفار جنبہ کو ملتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہاں میں وہاں جاتا ہوں۔ وہ بھی جب آئے گا تو میں آپکو بتا دوں گا۔

مربی ساجد نسیم نے کہا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جس کا اخراج ہو جائے اُس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔ میں نے اُسے جواباً کہا کہ رشتہ دار ہونا کوئی جُرم ہے؟ میں نے اُس سے ملنا ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے کہاں لکھا ہے کہ جس کا اخراج ہو جائے اُس سے نہیں ملنا؟ اِس کا اُن کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ آپ عبدالغفار جنبہ کے دوسوالوں کا جواب دے دیں تو میرے کہنے پر وہ اپنا دعویٰ واپس لے لے گا۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ وہ سچ کہتا ہے۔اس ملاقات میں جب میں نے حضورؑ کی کتب کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنانے چاہے اور ان میں سے ایک اقتباس کیلئے جب میں نے حوالہ دیا کہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ تو اس پر ریجنل امیر ہمبرگ ظہور احمد نے کہا کہ کونسی روحانی خزائن؟ روحانی خزائن کوئی کتاب نہیں ہے؟ کتاب کا نام بتائیں۔ یہاں میرا سوال ہے کہ مجھ ایسے ایک عام احمدی کیلئے تو یہ حوالہ کافی ہے کہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ لیکن آپ کے بنائے ہوئے اس جاہل امیر ظہور احمد اور ہمارے حلقہ کے صدر ناصر احمد باجوہ کو روحانی خزائن کا ہی علم نہیں کہ یہ کیا چیز ہیں؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر ظہور احمد اس بات کا انکار کرے تو میرے پاس اِسکا گواہ ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب کے جو اقتباسات میں نے اِنہیں پڑھ کر سنانے کی کوشش کی تھی وہ درجِ ذیل ہیں:۔

☆ یہ سچ ہے کہ ۸۔ اپریل ۱۸۹۴ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی

اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔☆ (انوار الاسلام مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)

اسی طرح ایک دوسری جگہ پر حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

☆ بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔☆ (حُجّۃ اللہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

جناب خلیفہ خامس صاحب! میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ حضورؑ کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپؑ نے ۱۸۹۷ء تک اپنے کسی لڑکے کو مولود موعود یا موعود نہیں کہا تھا حالانکہ اس وقت مرزا محمود احمد، مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد زندہ موجود تھے۔ تو پھر آپ یا جماعت کے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضورؑ نے مرزا محمود احمد کو مصلح موعود قرار دیا تھا؟ اگر ایسی کوئی دلیل ہے تو ہمیں اور جماعت کو بتائیں؟ آپ کے ان نام نہاد عہدیداروں کو سچی بات سننا گوارا نہیں بلکہ یہ خود بت پرست ہیں اور دوسروں کو بھی بت پرستی پر مجبور کرتے ہیں۔

میں نے اس ملاقات میں جب مجدد کے متعلق سوال کرنا چاہا تو ظہور کہنے لگا کہ یہاں سوال نہیں ہوسکتا۔ آپ سوال بعد میں کر لینا۔ اس ملاقات کے بعد پھر اسی دن شام کو میری بذریعہ ٹیلی فون مربی ساجد نسیم سے یہ گفتگو ہوئی۔

مربی ہمبرگ ساجد نسیم سے ٹیلی فون پر گفتگو۔

مربی ساجد نسیم نے کہا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں باون (۵۲) علامات بیان ہوئی ہیں۔ میں نے اُسے کہا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اِن باون علامات کا کہیں ذکر نہیں فرمایا ہے۔ یہ صرف خلیفہ ثانی نے کہا ہے۔ پھر مربی صاحب نے مجھے کہا کہ تم اپنا عقیدہ رکھو اور ناکامی اور ذلت کا منہ بھی دیکھو۔ میں نے اُسے کہا کہ عزت اور ذلت دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ پہلے بھی امیر ہمبرگ ظہور احمد، امیر شلیسوگ ہولسٹائن کولمبس خاں اور سابقہ مربی ہمبرگ منور احمد نے ۲۰۰۴ء میں لعنت ڈالی تھی۔ میں سمجھتا ہوں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اِن تینوں کو اِنکے جھوٹ کی سزا دی۔ (مثلاً وہ اس طرح کہ پہلے مربی ہمبرگ منور احمد کی ہمبرگ سے چھٹی ہوگئی اور اُسے کہیں اور بھیج دیا گیا۔ پھر ظہور احمد پر اللہ تعالیٰ کی یہ سزا نازل ہوئی کہ اِسکی امارت سے چُھٹی کرا دی گئی۔ ظہور احمد کے برادرِ نسبتی پرویز احمد کے ساتھ میرے دوستانہ مراسم تھے۔ اُس نے مجھے بطور خاص کہا کہ بھا جی (یعنی خاکسار کو) آپ ظہور کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے امارت پر بحال کر دے۔ میں نے اُس کے کہنے پر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی۔ بعد ازاں کولمبس خاں کو بھی امارت سے فارغ کر دیا گیا۔) میں نے اُسے کہا کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔

پھر مربی ساجد نسیم کہنے لگا:۔ ’’کہ اساں لیتی اے زندگی وقف۔ اسیں تے حکم دے غلام آں‘‘۔ میں نے پھر اُسے کہا کہ پھر ٹھیک ہے۔

بعد ازاں میں نے اُس سے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھنا ہے کہ مجدد ہر صدی پر آسکتا ہے یا کہ نہیں۔

مربی صاحب نے کہا کہ چودھویں صدی کے مجدد حضرت مسیح موعودؑ ہیں۔ آپؑ کے بعد جو بھی خلیفہ ہوگا وہ ہی مجدد ہوگا۔ میں نے اُسے کہا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ تو فرما رہے ہیں کہ ہر صدی پر مجدد آئے گا۔ مربی صاحب:۔ آپ نے یہ جو کہا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خلیفے ہی مجدد ہونگے کیا آپ نے یہ کہیں پڑھا ہے؟ اِس سوال کا وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ میں نے مربی ساجد نسیم سے کہا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنے ملفوظات میں تو یوں فرمایا ہے:۔

(۱) ☆ تعجب کی بات ہے کہ تجدید کا قانون یہ روزمرہ دیکھتے ہیں۔ ایک ہفتہ کے بعد کپڑے بھی میلے ہو جاتے ہیں اور ان کے دُھلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن کیا پوری صدی گزر جانے کے بعد بھی مجدد کی ضرورت نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اصلاح خلق کیلئے آتا ہے کیونکہ صدی کے اس درمیانی حصہ میں بہت سی غلطیاں اور بدعتیں دین میں شامل کر لی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ کبھی پسند نہیں فرماتا کہ اسکے پاک دین میں خرابی رہ جاوے۔ اسلئے وہ انکی اصلاح کی خاطر مجدد بھیج دیتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۵)

(۲) ☆ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل دوپہر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپکے بعد بھی مجدد آئے گا؟ اس پر فرمایا۔ اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آ جاوے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آ جائے گا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابرار لوگ آتے رہیں گے اور پھر بغتۃً قیامت آ جائے گی!☆ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

جب میں نے حضورؑ کے ملفوظات کا یہ اقتباس پڑھا تو مربی ساجد نسیم نے مجھے اس اقتباس کو دوبارہ پڑھنے کیلئے کہا۔ میں نے پھر یہ اقتباس پڑھا۔ تو اسکے جواب میں مربی نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کیساتھ ہی خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا لیکن آنحضرت ﷺ کے بعد خلفاء کا سلسلہ قیامت تک جاری ہے۔ لہذا اب مجددین کی ضرورت نہیں ہے۔ اب خلافت قیامت تک چلے گی۔ میں یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے جس خلافت کا قیامت تک جاری رہنے کیلئے ذکر فرمایا ہے اِس خلافت سے مراد خلافت مجددیت یا خلافت علٰی منہاج النبوت ہے نہ کہ کوئی انتخابی خلافت وغیرہ۔ جیسا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ذیل میں فرماتے ہیں:۔

☆اور منجملہ دلائل قویّہ قطعیہ کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو مسیح موعود اسی اُمت محمدیہ میں سے ہوگا۔ قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الخ یعنی خدا تعالیٰ ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعدہ فرمایا ہے۔ جو ان کو زمین پر اُنہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائے گا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی امت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پَے در پَے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدّد تھے خالی نہیں جانے دیا تھا۔☆ (تحفہ گولڑویہ، تالیف ۱۹۰۰ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳)

مقام حیرت ہے کہ نظام جماعت کے تنخواہ دار علماء نے اپنے انتخابی خلفاء کو خلفائے علٰی منہاجِ نبوت یا مجددین سے ملا کر اب تک عام احمدیوں کو مسلسل دھوکہ دیا ہے اور ہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور یہ مولوی خدا سے ذرا بھی نہیں ڈرتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟

پھر اسی گفتگو کے دوران آخر پر میں نے روحانی خزائن سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ مربی کو پڑھ کر سنائے:۔

☆اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸٦ء میں کی گئی۔ اور پھر انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۳ میں بتاریخ ۱۴۔ ستمبر ۱۸۹٦ء یہ پیشگوئی کی گئی۔۔۔۔ سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کے لیے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کے لیے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴۔ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴۔ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پُورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہوگیا۔۔۔۔ دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی ایک اور الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸٦ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اسکا پورا ہو گیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟۔۔۔۔ سو صاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہو گیا۔ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔ اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ یہ دو پہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔☆ (تریاق القلوب، تالیف ۱۸۹۹ء۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۳)

حضورؑ کے اِن الفاظ کے جواب میں مربی ساجد نسیم مجھے کہنے لگا کہ جماعت نے ہمیں رہنے کیلئے جگہ دی ہے اور جماعت ہمیں تنخواہ دیتی ہے۔ اس لیے جو جماعت نے کہنا ہے میں نے وہی کہنا ہے۔ تو اس پر میں نے مربی سے کہا کہ بات تو پھر ختم ہو گئی۔ (یعنی بحث مباحثہ تو پھر مفادات کیلئے ہوا نہ کہ سچائی کیلئے۔ ناقل)

ناصر احمد باجوہ صدر جماعت ہائم فیلڈ (Heimfeld)۔ رہی بات یہاں کے صدر ناصر احمد باجوہ کی تو جب مجھے بیت الرشید بلایا گیا تھا تو یہ صاحب بھی وہاں ظہور احمد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بعد ازاں چند دن کے بعد میں نے اسے ٹیلی فون کیا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں۔ صدر کو اپنے گھر بلانے میں میرا مقصد یہ تھا کہ میں اُسے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی بعض کتب کے اقتباسات پڑھاؤں تا کہ اسے پتہ چلے کہ حضورؑ کیا ارشاد فرما رہے ہیں اور سچ کیا ہے؟ اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں کل آپ کے گھر آؤں گا۔ اگلے دن میں اپنے گھر میں اس کا انتظار کرتا رہا لیکن یہ صاحب وعدہ کے باوجود نہ میرے گھر آیا اور نہ ہی مجھے نہ آنے کی اطلاع دی۔ میں نے کافی انتظار کرنے کے بعد اس کو ٹیلی فون کیا کہ آپ وعدہ کر کے میرے گھر کیوں نہیں آئے؟ یہ صاحب جواباً مجھے کہنے لگا کہ آپ جمعہ پر آ جانا ہم وہیں پر بات کر لیں گے۔ میں یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ ان عہدیداروں نے مساجد یعنی عبادت گاہوں کو عقوبت خانے (Torture Cells) اور بلیک میل کرنے کے اڈے (Black mailing centers) بنا رکھا ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص وعدہ خلافی کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ لہذا اس صدر کی وعدہ خلافی سے مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ صدر منافق ہے اور میں نے اِس کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ پھر اس نے ایک سال مجھے ٹیلی فون نہ کیا اور اِدھر اُدھر سے پیغام دِلواتا رہا مثلاً سیکرٹری مال سے کہتا رہا کہ آپ مبشر سے چندہ پوچھیں۔ میں نے چندہ دینا بھی چھوڑ

دیا تھا۔ اب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ سے یہ مجھ پر کھل گیا ہے کہ اِس نظام جماعت کا طریقہ کار حضورؑ کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ بعد ازاں ایک دن اس صدر کا ٹیلی فون آیا کہ آپ کو ریجنل امیر ہمبرگ ظہور احمد صاحب بُلا رہے ہیں۔ میں نے اُسے کہا کہ پہلے تو میرے گھر آ (اِسے گھر پر بُلانے سے میرا مقصد یہ تھا کہ کم از کم میں اُسے حضورؑ کی کتب کے چند اقتباسات تو پڑھاؤں۔ دفتروں میں بُلا کر یہ نہ تو حضورؑ کا کوئی حوالہ پڑھ کر سنانے دیتے ہیں اور نہ ہی کوئی سوال کرنے دیتے ہیں)۔ پھر مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۷ء کو یہ صدر میرے گھر پر آیا۔ تو میں نے اسے روحانی خزائن میں سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتاب انوار الاسلام کا وہ حوالہ جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں پڑھنے کے لیے کہا لیکن اس نے حضورؑ کی تحریر پڑھنے سے صاف انکار کر دیا۔

میں نے بار بار زور دے کر کہا کہ یہ کتاب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی ہے لیکن اس نے صاف کہا کہ میں نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتاب بھی نہیں پڑھنی۔ یہ ایسا جاہل صدر ہے کہ بانئ سلسلہ کی کتاب پڑھنے کیلئے بھی تیار نہیں تھا۔ مجھے یہ پیغام دیتا رہا کہ تو وہاں بیت الرشید میں آ۔ میں نے اُسے کہا کہ جب آپ وہاں دوسرے کی بات ہی نہیں سنتے تو پھر میرا وہاں پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہاں پر میرا جناب خلیفہ خامس صاحب سے اور آپکی وساطت سے پوری جماعت کے آگے یہ بھی سوال ہے کہ آج تک مخالفین جماعت نہ ہی حضرت مہدی و مسیح موعود کی تحریریں پڑھتے ہیں اور نہ ہی قرآن مجید میں سے وہ متعلقہ آیات پڑھتے ہیں جہاں سے حضرت مسیح ابن مریم کی وفات ثابت ہوتی ہے تو پھر اِن نظامی عہدیداروں اور مخالفین حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے درمیان کیا فرق رہا؟ کچھ بھی نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صدر ہر محفل میں فخر یہ یہ بات ضرور دہراتا ہے کہ میں افریقہ میں پرنسپل تھا لیکن عرصہ دراز سے یہ جاہل صدر ہمبرگ کے ہوٹلوں اور ڈسکو یعنی کنجر خانوں میں غیر قانونی طور پر پھول بھی بیچ رہا ہے۔ اس کالی اور حرام کی کمائی میں سے حکومت کو ٹیکس بھی ادا نہیں کرتا۔ اپنے ماحول میں یہ سب کچھ دوسرے لوگوں کو بتا تا رہا ہے۔ اگر یہ انکار کرے تو میں احباب جماعت سے کہوں گا کہ آپ اس سے قرآن پر ہاتھ رکھا کر پوچھیں تو پھر یہ ہمبرگ ریجن کا مایہ ناز صدر جماعت ضرور سچ بولے گا۔ آج کل یہ دن رات لوگوں کو نصیحت کرتا پھر رہا ہے کہ اب اطاعت اور ایمان کا تقاضا ہے کہ تم نے مبشر احمد شاہد کی خوشی اور غمی میں بھی شامل نہیں ہونا۔ اُس کے معصوم اور نابالغ بچوں کا بھی بائیکاٹ کرو۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس جاہل صدر کے اپنے کرتوت تو کالے ہیں اور لوگوں کو دیتا پھر رہا ہے اطاعت اور ایمان کے درس۔ اب رہی بات مرکزی سیکرٹری امور عامہ جرمنی کی جو نظام کے حکم پر حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تعلیم کے برخلاف معصوم احمدیوں کو سزاؤں کے خط لکھ کر بڑا فخر محسوس کرتا ہو گا لیکن اس کو یہ پتہ نہیں کہ ایک دن اس نے مرنا بھی ہے اور خدا کے حضور پیش بھی ہونا ہے۔ وہاں اپنے اعمال کا حساب خود دینا ہے۔ وہاں مدد کرنے کیلئے نہ تو کوئی نظام اور نہ ہی کوئی انتخابی خلیفہ موجود ہو گا جو اسکی سفارش کر سکے گا۔

جناب مرزا مسرور صاحب! میری آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ بھی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں تا کہ آپکو بھی پتہ چلے کہ حضورؑ اپنے بعد آنیوالے زکی غلام کے متعلق کیا فرما رہے ہیں؟ جس طرح پہلے امت محمدیہ کے مولویوں نے آنحضور ﷺ کے موعود غلام حضرت مہدی و مسیح موعود کی باتوں کا انکار کر کے اُسے قبول نہ کیا بعینہٖ آج آپ نظام جماعت کے مفاد پرست مولویوں کے پیچھے چل کر وہی غلطی کر رہے ہیں یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام کا انکار کر رہے ہیں۔ اب میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کافی کتابیں پڑھی ہیں اور مزید پڑھ بھی رہا ہوں۔ حضورؑ کی کتب تقوی کے ساتھ پڑھنے سے میرے ایسے اَن پڑھ اور بے علم آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے الہامات کو سمجھنے کی توفیق دے دی ہے کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں ہے۔ عبد الغفار جنبہ اپنے دعویٰ میں سو فیصد سچا ہے۔ مرزا مسرور احمد صاحب! کہا جاتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپکو خلیفہ بنایا ہے تو پھر آپکو خلیفہ بنا کر اُس نے اندھیرے میں رکھا ہوا ہے؟ آپکی حالت سے یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ آپکے مقرر کردہ عہدیدار (مربی وُامراء وغیرہ) یہ جو حضورؑ کے اقتباسات نہیں پڑھتے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ اِن اقتباسات میں مذکورہ باتوں کا انکے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ حضورؑ کی کتب کے حوالے نہ پڑھ کر یا جواب نہ دے کر دراصل یہ اپنا جھوٹ چھپانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ میری سزا کا یہ منسلکہ خط لکھوا کر اور ربوہ وغیرہ میں اعلان کروا کر دراصل یہ لوگ اپنے جھوٹ پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے میرے سوالوں کا جواب نہیں دیا تھا اور جب میں نے ان کو خود ہی چھوڑ دیا تھا تو یہ جھوٹ موٹ کا خط لکھ کر اور اس کا اعلان کروا کر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی سچائی کو بھی داغدار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اس وقت حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا صرف نام استعمال کر رہے ہیں ورنہ انکے سارے کام یہودیوں والے ہیں۔ جو سلوک آج سے دو ہزار سال پہلے یہودیوں نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کیساتھ کیا تھا آج وہی سلوک حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود کے ساتھ یہ کجرو جماعت کر رہی ہے۔ یہ وہی کجرو جماعت ہے جسکی خبر آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اُمت کو دے دی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

☆عن جعفرؓ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ ﷺ ابشروا ابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری اخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منھا فوج عامًا ثم اطعم فوج عامًا لعل اخرھا فوجًا ان یکون اعرضھا عرضًا و اعمقھا عمقًا و احسنھا حسنًا کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا و المسیح اخرھا و لکن بین ذالک فیج اعوج لیسو امنی و لا انا منھم۔

رواہ رزین۔☆(مشکوۃ شریف جلد۳صفحہ۲۹۳)ترجمہ۔جعفرؒ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اول بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ امت کیسے ہلاک ہو جسکے اول میں، میں ہوں، مہدی اسکے وسط میں اور مسیح اسکے آخر میں ہے۔لیکن اسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی انکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا انکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔(آپ برائے مہربانی اس پر غور کریں)

شفقت الرحمٰن آف ہنوور(Hannover)۔ایک دفعہ میرا بھتیجا عزیزم شفقت الرحمٰن میرے پاس آیا تو میں نے اُسے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب کی کچھ فوٹو کاپیاں دیں۔اِن فوٹو کاپیوں سے ثابت ہوتا تھا کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں ہیں۔شفقت الرحمٰن نے یہ فوٹو کاپیاں ہنوور میں اور دوستوں کو بھی پڑھائیں اور انہیں بتایا کہ حضوؑر کی تحریریں ثابت کرتی ہیں کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں ہے۔جن دوستوں کو شفقت الرحمٰن نے یہ فوٹو کاپیاں پڑھائیں تھیں اُنکے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ان دوستوں نے اُلٹا شفقت الرحمٰن سے کہا کہ آپ اِن باتوں کو چھوڑ دیں اور جو ہم یعنی نظام جماعت کہتا ہے وہ ٹھیک ہے۔آخر کار مربی الیاس منیر نے شفقت الرحمٰن کو سمجھانے کیلئے اُسکے گھر آنے کا پروگرام بنایا۔میرے بھتیجے نے مجھے ٹیلیفون کیا کہ مربی صاحب اور ساتھ کچھ اور لوگ مجھے سمجھانے کیلئے آرہے ہیں۔لیکن میں تو اَن پڑھ ہوں۔اگر آپ آجائیں تو اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ اصل سچائی کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔میں بھی آؤں گا اور میرے ساتھ چوہدری منیر احمد بھی آئے گا۔شفقت الرحمٰن نے کہا کہ ٹھیک ہے۔پروگرام کے دن ہم وہاں پہلے پہنچ گئے۔الیاس منیر مربی ہنوور(Hannover)اور اُسکے دیگر ساتھی جنکے اسماء(۱)مبشر احمد محمود(۲)خواجہ تنویر احمد(۳)صوفی ظفر اقبال(۴)ریجنل امیر ہنوور رانا امتیاز احمد ہیں بعد میں وہاں پہنچ گئے۔جب پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق بات شروع ہوئی تو چوہدری منیر احمد نے مربی الیاس منیر صاحب سے یہ پوچھا کہ کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی کسی تحریر میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی کو مصلح موعود کہا ہے۔مربی صاحب نے فوراً جواب دیا کہ کئی جگہ پر مصلح موعود کہا ہے۔ہم نے اُسے کہا کہ ایک جگہ کا حوالہ نکال کر دکھا دیں تو ہم مان لیں گے۔مربی صاحب نے اپنے ایک ساتھی کو گاڑی کی چابی دی کہ میری گاڑی سے فلاں کتاب لے آئیں۔جب یہ کتاب(مجموعہ اشتہارات جلد اول ۔ناقل)لائی گئی تو مربی صاحب نے اس کتاب کا کچھ حصہ پڑھا لیکن اُسے کوئی حوالہ نہ ملا۔پھر مربی صاحب نے کہا کہ میں تھوڑا شروع سے پڑھتا ہوں۔پھر انہوں نے یہ اقتباس پڑھ کر سنایا کہ:۔

☆خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روزشنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔☆(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

یہاں خاکسار گزارش کرتا ہے کہ اس حوالہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے خلیفہ ثانی کا نام صرف بطور تفاول رکھا ہے۔اُسے قطعی طور پر مصلح موعود نہیں قرار دیا ہے۔مربی صاحب کیساتھ ایک شخص بنام مبشر احمد محمود بیٹھا ہوا تھا۔جب اُس نے دیکھا کہ مربی صاحب حوالہ نہیں دے سکے اور کام خراب ہو رہا ہے۔تو اُس نے فوراً یہ واویلا کرنا شروع کر دیا کہ آپ اپنے مصلح موعود کا دعویٰ بتائیں کہ کیا ہے؟ مربی صاحب نے بھی موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہی کہنا شروع کر دیا۔حالانکہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی سنت اور طریقہ کار کے مطابق پہلے ضروری تھا کہ مربی صاحب اور اُس کے ساتھی پہلے مدعی خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کا ثبوت دیتے۔جب حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود سچا ثابت ہو جاتا ہے تو پھر کسی دوسرے مدعی مصلح موعود کا دعویٰ خود بخود ختم ہو جائے گا۔جیسا کہ سلسلہ احمدیہ کی ایک مستند کتاب کے درج ذیل حوالہ سے حضوؑر کے اسی طریقہ کار کا پتہ چلتا ہے:۔

☆مولوی عبدالمجید نے افسر پولیس سے کہا کہ یہ شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور ہم تم کو ناحق پر جانتا ہے اور حضرت مسیح بن مریم کو جو ہم تم دونوں زندہ آسمان پر یقین کرتے ہیں یہ مُردوں میں اور وفات شدوں میں جانتا ہے۔یہ کہتا ہے کہ مسیح کی حیات و وفات میں مولوی نذیر حسین گفتگو کریں اور ہم کہتے ہیں کہ خاص ان کے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں بحث کریں غلام قادر فصیح صاحب نے من جملہ اور باتوں کے افسر پولیس سے یہ کہا دیکھئے حضور جب تک عہدہ خالی نہ ہو تب تک کوئی اس کا ہرگز مستحق نہیں ہوتا۔جب پہلے مسیح کی وفات و حیات پر گفتگو ہولے تب آپ کے مسیح موعود ہونے میں گفتگو ہو۔ابھی تو یہ لوگ مسیحؑ کو زندہ سمجھتے ہیں۔اگر حیات مسیح ثابت ہوگئی تو آپکے دعویٰ مسیح موعود میں کلام کرنا عبث

ہے۔ یہ دعویٰ خود باطل اور ردّ ہو جاوے گا اور جو مسیح کی وفات ثابت ہوگئی تو پھر آپکے مسیح موعود میں بحث کرنا ضروری ہے کہ وہ آنیوالا مسیح یہی ہے یا کوئی اور اس امت میں سے۔ افسر پولیس نے کہا کہ بیشک یہ بات صحیح ہے تم لوگ کیوں اس میں گفتگو اور بحث نہیں کر لیتے۔ وہ افسر تو اس بات پر جم گیا ☆ (تذکرۃ المہدی۔ صفحہ ۲۵۴۔ مولف پیر سراج الحق نعمانی)

سلسلہ احمدیہ کی کتاب کا یہ اقتباس ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ پہلے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود پر گفتگو کی جائے اور دیکھا جائے کہ آیا ان کا دعویٰ سچا تھا یا جھوٹا تھا۔ اگر اُن کا دعویٰ مصلح موعود سچا ثابت ہو جائے تو پھر بعد کے ہر مدعی کا دعویٰ مصلح موعود خود بخود باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود باطل ثابت ہو جائے تو پھر کسی بھی دوسرے مدعی کا دعویٰ مصلح موعود یقیناً قابل غور ہے۔

دوران گفتگو عزیزم شفقت الرحمٰن کی بیوی نے بھی اپنے بھائی صوفی ظفر اقبال کو ٹیلی فون دے کر مربی صاحب سے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تحریر کا کوئی ایسا اقتباس پڑھ کر سنانے کو کہا جس میں آپؑ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود قرار دیا ہو۔ اس وقت ہم سب کھانا کھا رہے تھے۔ مربی صاحب ہمارے سامنے تھے۔ شفقت الرحمٰن کا برادر نسبتی صوفی ظفر اقبال بار بار اُسے کہہ رہا تھا کہ آپ میری باجی کو جواب دیں لیکن مربی صاحب کہتے رہے کہ میں بعد میں جواب دوں گا۔ دراصل مربی صاحب کے پاس جواب تھا ہی نہیں۔

اس پانچ یا چھ گھنٹے کی گفتگو کے دوران خواجہ تنویر احمد اور مبشر احمد محمود عبدالغفار جنبہ کو بُرا بھلا کہتے رہے۔ اس وقت خواجہ تنویر احمد ہنوور جماعت کا صدر بھی تھا۔ اِن لوگوں کو جب عہدہ مل جائے تو یہ اسکے نشے میں خدا کو بھی بھول جاتے ہیں۔ بہر حال خواجہ تنویر احمد نے پاکستان میں بھی اور یہاں جرمنی میں بھی میرے رشتہ داروں کو ٹیلی فون کر کے دھمکانا شروع کیا۔ بعد از اں اللہ تعالیٰ نے اُسے سزا دے کر پاگلوں کے ہسپتال میں پہنچا دیا۔ بُرا بھلا کہنے والا دوسرا شخص مبشر احمد محمود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بھی سزا دی اور وہ بھی ہسپتال میں پہنچ گیا۔ اُس کی ٹانگوں نے جواب دے دیا اور اُس سے چلا نہیں جاتا تھا۔ میں نے سُنا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اسکی عیادت کرنے کیلئے ہسپتال گیا تھا اور اُس شخص سے مبشر احمد محمود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کوئی سزا دی ہے اور میں توبہ کرتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید کس کیساتھ ہے؟ عبدالغفار جنبہ کیساتھ یا اُسے بُرا بھلا کہنے والوں کیساتھ۔ اب ذیل میں عزیزم شفقت الرحمٰن کی بتائی ہوئی تین خوابیں درج کرتا ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دعا کے نتیجہ میں دکھائیں۔ عزیزم شفقت الرحمٰن نے کہا:۔

(۱) ۲۴ فروری ۲۰۰۶ء کے دن ہنوور (Hannover) میں واقع میرے مکان پر مصلح موعود کے موضوع پر جب گفتگو ہوئی تو مربی سلسلہ الیاس منیر صاحب لاجواب ہو گئے تھے تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ تعالیٰ میں تو اَن پڑھ بندہ ہوں۔ تو مجھ پر سچائی ظاہر فرما۔ میں نے لگاتار چالیس نفلی روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے متواتر دعائیں کرتا رہا۔ بالآخر چالیسویں روزے کی رات ایک خواب میں مجھے ایک بہت بڑا پیالہ دودھ کا دیا گیا جس پر بہت گاڑھی بلائی تھی۔ وہ سارا دودھ میں نے پی لیا۔ الحمدللہ

(۲) اکتوبر ۲۰۰۶ء کو خاکسار پاکستان گیا اور ۲۵ نومبر ۲۰۰۶ء کو واپس جرمنی آیا تھا۔ پاکستان سے واپس آنے کے بعد میں لگاتار اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا رہا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھ پر واضح رنگ میں عبدالغفار جنبہ کے سچا یا جھوٹا ہونے کا انکشاف فرما۔ کیونکہ میں اَن پڑھ ہوں اور میرے پاس زیادہ مذہبی علم بھی نہیں ہے۔ تُو میری مدد فرما۔ پاکستان سے آنے کے بعد ۲۰۰۷ء میں ایک رات میں خواب میں دیکھتا ہوں:۔

"ایک بڑا گھاس کا میدان ہے۔ میں اس میدان کے ایک کنارے پر کھڑا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس میدان کے درمیان میں کوئی شخص ایک سٹینڈ پر کچھ بنا رہا ہے۔ میں اِسے دیکھنے کیلئے اُس کی طرف چل پڑتا ہوں۔ جب میں بالکل قریب پہنچا تو دیکھتا ہوں کہ وہ تصویر جو سٹینڈ پر بنی ہوئی تھی وہ تصویر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تھی۔ اور اسکے پاس کھڑا شخص عبدالغفار جنبہ تھا۔ اور یہیں پر میری آنکھ کھل گئی۔"

میں نے خواب میں عبدالغفار جنبہ کو دیکھا کہ وہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تصویر بنا رہے ہیں اور وہ خود حضورؑ کی تصویر کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اس خواب کی کیا تعبیر تھی؟ کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ عبدالغفار جنبہ کا دعویٰ مصلح موعود سچا ہے؟ میرے لیے حتمی فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور متواتر دعا کرتا رہا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے واضح رنگ میں بتا کہ عبدالغفار جنبہ اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچا ہے یا جھوٹا؟

(۳) پھر کچھ عرصہ کے بعد ۲۰۰۷ء میں ہی ایک خواب دیکھتا ہوں:۔

"خواب میں دیکھتا ہوں کہ عبدالغفار جنبہ اور میں دونوں ساتھ ساتھ کسی طرف جا رہے ہیں۔ ہمارے آگے سے اچانک ایک شخص ظاہر ہوتا ہے اور وہ عبدالغفار جنبہ کی طرف اِشارہ کر کے مجھے کہتا ہے کہ شفقت یہی شخص مصلح موعود ہے۔ میں نے جواباً اُسے کہا کہ میں تو حضرت خلیفہ ثانی کو مصلح موعود مانتا آ رہا ہوں۔ اِس پر وہ شخص اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کیساتھ عبدالغفار جنبہ کی طرف اِشارہ کر کے دو (۲) دفعہ کہتا ہے کہ یہی شخص مصلح موعود ہے۔ یہی شخص مصلح موعود ہے۔ اس وقت میں نے ساتھ کھڑے عبدالغفار جنبہ کی طرف دیکھا تو اس کا قد بہت بلند نظر آ رہا تھا۔ اسی لمحہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ اس وقت مجھے بہت پسینہ آیا ہوا تھا۔"

عزیزم شفقت الرحمٰن نے مجھے کہا کہ اِس خواب کے دیکھنے کے بعد مجھے عبدالغفار جنبہ کے سچا ہونے میں کوئی شک نہ رہا۔ الحمدللہ۔

جناب خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب! آخر میں ایک بار پھر میں عرض کرتا ہوں کہ اگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی مصلح موعود تھے تو جماعت دلیل کیساتھ اُن کا مصلح موعود ہونا ثابت کر کے دکھائے۔ جبر کیساتھ کسی کو مصلح موعود بنانا اور منوانا سچائی نہیں ہے جب کہ ہمیں سچائی کی تلاش ہے۔ مجھے لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ عام احمدیوں کے خطوط جن میں کوئی سوال یا تنقید ہوتی ہے آپ کا عملہ آپ تک نہیں پہنچاتا۔ اب اس میں کتنی صداقت ہے؟ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ اگر میرا خط آپکو ملے تو اگر مفصل جواب نہیں تو کم از کم آپ اتنا جواب ضرور دے دینا کہ میرا خط آپکو مل گیا ہے۔ اگر آپکی طرف سے کوئی جواب بھی نہ ملا تو پھر میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گا کہ لوگوں کی باتیں صحیح ہیں اور آپ کا عملہ واقعی عام احمدیوں کے خطوط آپ تک نہیں پہنچاتا بلکہ غائب کر دیتا ہے۔

والسلام

مبشر احمد شاہد۔ ہمبرگ۔ جرمنی

۲۸۔ جولائی ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT e.V.

ZENTRALE FÜR DEUTSCHLAND
Genfer Strasse 11 · D-60437 Frankfurt am Main

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT

Ahmadiyya · Genfer Str. 11 · 60437 Frankfurt am Main

Shoba Amoor-e-Aama
Ph:- No.069-50688622-23
Fax No.069-50688621

No. J-42
Dated 5 - 6 -07

① مکرم [illegible] صاحب ② مکرمہ [illegible] ③ [illegible] ④ مکرم [illegible] صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاعاً تحریر ہے کہ نظامِ جماعت سے تعلق نہ رکھنے اور عدم تعاون کی وجہ سے آپ کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

والسلام خاکسار

محمود احمد [illegible]
سیکرٹری
امورِ عامہ جرمنی

۱۔۔۔نقل بخدمت مکرم ناظر صاحب امورِ عامہ ربوہ بوساطت مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن۔ نقل فیصلہ منسلک ہے۔

۲۔۔۔مکرم جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ جرمنی

۳۔۔۔مکرم ریجنل امیر صاحب Hamburg

۴۔۔۔مکرم صدر صاحب جماعت Altona[illegible]

۵۔۔۔مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی / مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی / صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی

۶۔۔۔مکرم اسسٹنٹ سیکرٹری صاحب امورِ عامہ جرمنی

۷۔۔۔مکرم ریجنل مشنری صاحب [illegible]

نام۔ [illegible] ولدیت۔ مکرم [illegible] تاریخ پیدائش۔ I.D نمبر۔ 28-7-71	پاکستان کا مکمل ایڈریس۔ C - 6/5 مکان نمبر۔ گلی/محلہ۔ پارک کالونی [illegible] شہر کا نام کراچی
سزا کب ہوئی۔ 3.6.07 وجہ سزا۔ جماعت سے از خود لاتعلقی۔ وعدم تعاون	جرمنی کا مکمل ایڈریس۔ Necken Stücken 6-A سڑک کا نام اور نمبر۔ 21149 Hamburg شہر کا نام مع پوسٹ کوڈ۔

نوٹ۔ خط لکھتے یا فون پر رابطہ کرنے کے لیے فائل نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔